محمد الیاس انصاری

# چیچنیا اور روس

چیچنیا میں ۱۱ اپریل کو روسی فوج کشی کے چار ماہ مکمل ہو جائیں گے۔ ۱۶ ہفتوں سے زائد کی اس خونی جنگ میں بھاری جانی نقصان ہوا ہے۔ خبروں اور اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ روسی افواج کسی حد تک چیچنیا کے بیشتر علاقوں پر قبضہ کرنے اور کنٹرول حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکی ہیں۔ کچھ علاقوں میں شدید جنگ جاری ہے، مگر حریت پسند اب شہری آبادیوں کو روسی حملوں کے نتیجے میں جانی نقصان سے بچانے کے لیے مجبوراً جنوبی پہاڑوں کی جانب منتقل ہو رہے ہیں۔

۱۲ لاکھ (جنگ سے قبل) کی آبادی والا یہ ننھا سا ملک نہایت مختصر عرصہ میں جنگی نقصانات کے لحاظ سے ایک ہولناک مثال بن گیا ہے۔ روسی حقوق انسانی کی تنظیموں کے اعداد و شمار کے مطابق چار لاکھ آبادی والے شہر دارالحکومت گروزنی میں ۲۴ ہزار سے زائد شہری ہلاک ہوئے اور کل ملکی آبادی میں سے ۴ لاکھ افراد کو ہجرت پر مجبور ہونا پڑا۔

جنوری میں جب روسی حکومت نے گروزنی پر قبضہ کا دعویٰ کیا تھا تو اس دوران میں چیچنیا کا نظم و نسق سنبھالنے کے لیے اپنے پٹھو وزیر اعظم کی تقرری کا اعلان بھی کیا تھا، اس نام نہاد وزیر اعظم کا نام سلام بیگ خدجوف ہے۔ سلام بیگ سابق سوویت یونین کے زمانہ میں وزیر پیٹرو کیمیکل رہا ہے اور جوہر دودائیف کے پرانے حریفوں میں سے ہے۔

روس کی کوشش تھی کہ کسی بھی طرح پُرامن طریقے سے یا متشددانہ راہ اختیار کر کے جوہر دودائیف کو معزول کرا دیا جائے اور ان کی جگہ اپنے پسندیدہ شخص کو تختِ اقتدار پر لایا جائے۔ ۳ نومبر ۱۹۹۱ء سے یعنی جب سے چیچنیا نے اپنی آزادی کا اعلان کیا ہے، روس نے مختلف جیلوں سے مجرموں کو رہا کر کے اور انہیں چیچنیا میں دہشت گردی کی کھلی چھٹی دے کر ریاست میں عدمِ استحکام پیدا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ اپنے تمام تر حربوں میں ناکامی کے بعد روس کو بالآخر علی الاعلان فوج کشی کرنا پڑی۔ گیارہ دسمبر ۹۴ء سے جاری اس فوج کشی میں روس کو اگرچہ خاصی ہزیمت اٹھانا پڑی مگر توسیع پسندی اور استعماری ذہن کے حامل حکمرانوں نے بھاری نقصان کے باوجود اپنی مہم کو ابھی تک جاری رکھا ہوا ہے اور مستقبل قریب میں اس کا امکان بہت کم ہے کہ روس اپنے عزائم سے باز آ کر چیچنیا کو

آزادی دے دے گا۔ اس وقت روسی حکمرانوں کو چیچنیا میں تین بڑے مسائل درپیش ہیں۔

۱۔ جنگ زدہ علاقوں بالخصوص گروزنی کی تعمیرِ نو۔

۲۔ جنگ کے دوران ہجرت کر جانے والے شہریوں کو واپس لا کر بسانا۔

۳۔ چھاپہ مار طویل جنگ کا مقابلہ کرنا۔

پہلا معاملہ بجائے خود بہت ہولناک ہے۔ گروزنی کی تعمیرِ نو کے لیے ایک بلین ڈالر کی رقم مختص کرنے کی تجویز ہے۔ افراطِ زر کا شکار اور معاشی طور پر بدحال روس کے لیے اوّل تو اتنی رقم فراہم کرنا مشکل ہے اور بالفرض اگر یہ رقم مہیا کر بھی دی جائے تو یہ رقم گروزنی کی تعمیر نو اور چیچنیا کے انفراسٹرکچر کی بحالی کے لیے بالکل ناکافی ہے۔ خود کٹھ پتلی نامزد وزیراعظم سلام بیگ گروزنی کی تباہی کو سٹالن گراڈ میں جنگِ عظیم دوم کے دوران ہونے والی تباہی سے تشبیہ دے رہے ہیں۔

یہ کہنا تو قبل از وقت ہے کہ چیچن عوام اِس شدید جانی و مالی تباہی پر جوہر دودائیف کو ذمہ دار قرار دیں گے یا روس کو، تاہم ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو جنگ ختم کرنے کا حامی ہے اور روس کے اقدامات کو جائز قرار دے رہا ہے، مگر چیچن عوام کی نفسیات ہمیشہ سے ہی روس مخالف رہی ہے۔ لہذا دودائیف مخالف پروپیگنڈے اور روس نواز چیچن عناصر میں اضافہ کی نویدوں کے ذریعے دراصل صدر یلسن روس کے اندر اپنی مخالفت کم کرنا چاہتے ہیں۔ جنگ کی نوعیت اب گوریلا ہو جائے گی مگر حریت پسندوں کے جنوبی پہاڑوں میں منتقل ہو کر کسی وسیع پیمانے پر گوریلا جنگ جاری رکھنے کے لیے مطلوبہ رسد ہنوز ایک حرف سوال ہے۔ مگر ایک بات طے ہے کہ یہ علاقہ روس کے لیے ایک سُلگتا ہوا آئرلینڈ ضرور بن جائے گا۔ کیا روس اِس کا متحمل ہو سکتا ہے؟ اِس کا جواب روسی قیادت دینے سے قاصر ہے۔

---

# چیچنیا: "جنگ اب کیمرے کی آنکھ کی دسترس سے باہر ہے"

جنگ گزیدہ چیچنیا میں [عارضی] جنگ بندی کے معاہدوں کی حیثیت کھیل کے دوران ہونے والے وقفے کی ہے جس میں کھلاڑی دوبارہ اپنی توانائی مجتمع کرتے ہیں، حکمتِ عملی پر گفتگو کرتے ہیں یا کھیل کے دوبارہ آغاز سے قبل تھوڑا سا ستا لیتے ہیں۔ یہ سوال بڑا احمقانہ ہے کہ جنگ بندی برقرار کیوں نہیں رہتی۔ جنگ بندی اگر مستقل ہو جائے تو جنگ بندی نہیں رہتی بلکہ یہ جنگ کا اختتام ہوتا ہے۔

چیچنیا میں جنگ ختم نہیں ہوئی۔ ابتداء میں اڑتالیس گھنٹے کے لیے ہونے والی جنگ بندی محض دو گھنٹے برقرار رہ سکی۔ جنگ بندی کا تازہ ترین سمجھوتہ جس کا اعلان وسط فروری میں کیا گیا تھا صرف ایک ہفتہ قائم رہا۔ روسی وزیراعظم وکٹر چرنومیردین نے روسی مسلمانوں کے قائدین سے کیے